Rampur State Gazette.

بحکم بندگان اعلیحضرت حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

نمبر ١ مطبوعہ روز شنبہ بتاریخ ٢٩ ذی الحجہ ١٣٥٥ھ مطابق ١٣ مارچ ١٩٣٦ء جلد (٢٩)

حصہ اول

احکام اجلاس ہمایوں اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

دوامی تبدیلیاں بتقریب جشن سالگرہ مبارک علیا حضرت ہر ہائینس بیگم صاحبہ دام اقبالہا	٢	٢	انتظام سلسلہ دوائی اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم بمقام دہلی	٢و٣

از دفتر ان اسٹیٹ کونسل رامپور

منظوری الاونس منشی یوسف علیخاں صاحب تحصیلدار (موجودہ ایڈیشنل ناظم) و منشی محبوب خاں انچارج تحصیلدار شاہ آباد	٣	٥	منظوری آسامی سید آقا ابراہیم صاحب پیشکار (سالگرہ روپے بجائے پچاس روپے)	٥
منظوری آسامی جدید "بی کام" برائے ریونیو آفس	″	٦	منظوری الاونس منشی جمیل رضا خاں	″
الاونس ڈاکٹر امداد حسین دفتر پرائیویٹ اسسٹنٹ سرجن	″	٧	تقرر منشی فدا الرحمن بر آسامی سینیئر کلرک برائے اجلاس جناب منسٹر بہادر ایجوکیشن و پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ	″
رخصت ڈاکٹر سید عزت حسین صاحب	″			

تجاویز اجلاس جوڈیشل کمیٹی ریاست رامپور

تجویز مقدمہ گوپی چند مدعی اپیلانٹ بنام محمد نبی مدعا علیہ اپیلانٹ	٣		تجویز مقدمہ برج بہاری وکلا ملازمان سائلان بنام سرکار بہادر ذریعہ رام مورتی	٣
″ ″ رتن لال وغیرہ مدعیان بنام منی لال مدعا علیہ	″			

(مطبوعہ اسٹیٹ پریس رامپور)

احکام اجلاس ہمایوں اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

روبکار :- واقع ۶ مارچ ۱۹۳۷ء

بتقریب سالگرہ ہر ہائنس بیگم صاحبہ معظمہ ذیل سات قیدیان کو معافی بقیہ قید میں سے رہا کیا جانا منظور ہے۔ ۱۰ مارچ ۱۹۳۷ء کو حسب قاعدہ رہا کیا جائے۔

نمبر شمار	نام قیدی مع ولدیت وسکونت	جرم	
(۱)	مرشد علیخاں ولد شوکت علیخاں تھانہ مین	دفعہ ۳۲۶ تعزیرات ہند	
(۲)	ہدایت علی ولد عباس علی محلہ نالہ پار	دفعہ ۳۶۳	”
(۳)	اودھ جانخاں ولد رفیق خاں محلہ گنج قدیم	دفعہ ۳۲۶/۱۲۷	”
(۴)	علی بہادر ولد جعفر محمد ساکن موار تحصیل ٹانڈہ	دفعہ ۳۳۵/۱۲۷	”
(۵)	بہادر ولد عبدالعزیز ساکن موارہ تحصیل ٹانڈہ	دفعہ ۳۳۵/۱۲۷	”
(۶)	اکبر ولد عبدالصمد قوم بنجارہ قصبہ ٹانڈہ	دفعہ ۳۷۶	”
۷	امین الدین ولد شمس الدین گجیری تحصیل حسنپور	دفعہ ۳۰۴/۴۶۸	”

حکم ہوا کہ

روبکار ہذا برائے تعمیل عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسلہ ہو۔ ایک نقل درج گزٹ کیجائے

دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

روبکار ہذا بغرض تعمیل حسب منشا حکم ہمایوں عالی مرتبت صاحب انسپکٹر جنرل بہادر پولیس وجیل کی خدمت میں مرسل ہو۔ سررشتہ سے ایک نقل برائے اندراج گزٹ اسٹیٹ پریس کو بھیجی جائے۔ ۶ مارچ ۱۹۳۷ء

دستخط عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر

روبکار :- واقع ۶ مارچ ۱۹۳۷ء

مابدولت واقبال آج شب میں نعمت فرمائے دہلی ہوں گے۔ ۱۰ مارچ کی صبح کو مراجعت ہوگی۔ ہماری غیر موجودگی میں حسب ذیل انتظام منظور کیا جاتا ہے۔

(۱) اگر اس زمانہ میں کوئی خاص واقعہ پیش آجائے تو اسٹیٹ کونسل کو فیصلہ قطعی ہوگا۔

(۲) عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر۔ صاحب پرائیوٹ سکریٹری بہادر و صاحب ملٹری سکریٹری بہادر اور صاحب چیف میڈیکل افسر بہادر ہمارے ہمرکاب دہلی جائینگے۔ عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر کے دفتر کا کام عالی مرتبت صاحب انسپکٹر جنرل بہادر پولیس و صاحب پرائیوٹ سکریٹری بہادر و صاحب ملٹری سکریٹری بہادر کے دفاتر کا کام صاحب ہاؤس ہولڈ سکریٹری بہادر اور صاحب چیف میڈیکل افسر بہادر کا کام ڈاکٹر ولایت حسین انجام دینگے۔

(۳) اجلاس ہمایوں کے معمولی کاغذات پر عالیمرتبت صاحب انسپکٹر جنرل بہادر پولیس کو اختیار دیا جاتا ہے کہ باقاعدہ لکھ کر دستخط کریں۔ اہم کاغذات تا مراجعت دفتر میں رہیں۔

(۴) قلعہ میں شب باش روزانہ عالی مرتبت مسٹر محمد عبدالرؤف صاحب بہادر رہینگے۔

قلعہ اور زنانہ کے متعلق ان سے احکام حاصل کئے جائینگے۔

(۵) کپتان عبدالقیوم خاں کمانڈنٹ فورث سٹبنڈری زنانہ ڈیوڑھی پر رہیں گے۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے بالحاظ تعجیل و وقت، احکام مناسب جاری ہوں۔ ایک ایک نقل روبکار ہذا کی جملہ عالی مرتبت منسٹر صاحبان بہادر و سکریٹری صاحبان متعلقہ کے پاس بھیجی جائے۔ ایک نقل درج گزٹ ہو۔

دستخط اعلیٰحضرت بندگان حضور پُرنور دام اقبالہم و ملکہم

آرڈرزان اسٹیٹ کونسل امور

آرڈرزان اسٹیٹ کونسل — واقع ۱۰ مارچ ۱۹۳۶ء

اسٹیٹ کونسل کے جلسہ منعقدہ ۱۰ مارچ ۱۹۳۶ء میں تجویز عالیمرتبت صاحب ریونیو منسٹر بہادر بابتہ عطائے الاونس کارکردگی پچاس روپیہ ماہانہ بہ منشی یوسف علیخاں صاحب تحصیلدار موجودہ ایڈیشنل ناظم دبیس روپیہ ماہانہ الاونس کارکردگی بہ منشی محبوب خاں انچارج تحصیلدار شاہ آباد بصورت خاص پیش ہو کر طے پایا کہ:-

حسب اتفاق فائنانس - بموجب صراحت تجویز بصورت خاص ہر دو الاونس ہائے کارکردگی کی منظوری یوم چارج سے دیجاتی ہے - ادائگی رقم بجٹ مشاہرات ریونیو ڈپارٹمنٹ سے ہوگی -

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں ایک نقل درج گزٹ ہو۔

دستخط عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر

آرڈرزان اسٹیٹ کونسل :- واقع ۱۰ مارچ ۱۹۳۶ء

اسٹیٹ کونسل کے جلسہ منعقدہ ۱۰ مارچ ۱۹۳۶ء میں تجویز عالیمرتبت صاحب ریونیو منسٹر بہادر بابتہ منظوری آسامی جدید ایک بی کام ریونیو آفس بمشاہرہ پچاس روپیہ بوجہ کثرت کار پیش ہو کر طے پایا کہ

حسب اتفاق فائنانس ایک بی کام کی جدید آسامی بمشاہرہ پچاس روپیہ ریونیو آفس میں بوجہ کثرت کار منظور کیجاتی ہے - تنخواہ کی بجٹ سال حال ریونیو آفس میں گنجائش ہے

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں ایک نقل درج گزٹ ہو

دستخط عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر

آرڈرزان اسٹیٹ کونسل — واقع ۱۰ مارچ ۱۹۳۶ء

اسٹیٹ کونسل کے جلسہ منعقدہ ۱۰ مارچ ۱۹۳۶ء میں تجویز عالیمرتبت صاحب ریونیو منسٹر بہادر بابتہ عطائے الاونس بیس روپیہ ماہانہ نصف انجام دہی خدمات انچارج صدر ڈسپنسری ہاسپٹل بہ ڈاکٹر امداد حسین ڈسپنسری اسسٹنٹ سرجن انچارج تحصیل شاہی ۱۷ اگست ۱۹۳۶ء پیش ہو کر طے پایا کہ :-

حسب اتفاق فائنانس ڈاکٹر امداد حسین ڈسپنسری اسسٹنٹ سرجن انچارج تحصیل شاہی کا بیس روپیہ ماہانہ الاونس ۱۷ اگست ۱۹۳۶ء سے منظور کیا جاتا ہے - یہ الاونس اسوقت مسدود ہو جائیگا - جب ڈسپنسری اسسٹنٹ سرجن صدر ڈسپنسری ہاسپٹل کا چارج لینگے - یہ الاونس کسی دوسرے ڈاکٹر کو جو صدر ڈسپنسری ہاسپٹل کا انچارج ہو - لیکن شاہی تحصیل اس کے چارج میں نہوں - نہیں دیا جائے گا -

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں ایک نقل درج گزٹ ہو

دستخط عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر

آرڈرزان اسٹیٹ کونسل — واقع ۱۰ مارچ ۱۹۳۶ء

اسٹیٹ کونسل کے جلسہ منعقدہ ۱۰ مارچ ۱۹۳۶ء میں کاغذات متعلق رخصت رعایتی اٹھارہ یوم ڈاکٹر سید ظریف حسین صاحب نے ۲۹ دسمبر ۱۹۳۵ء تا ۱۵ جنوری ۱۹۳۶ء بصورت خاص بوجہ عدم انقضائے مدت چھ ماہ بہ رخصت رعایتی سابق پیش ہو کر واضح ہوا کہ ڈاکٹر صاحب نے دس یوم کی اتفاقیہ رخصت ۲۹ دسمبر ۱۹۳۵ء تا ۷ جنوری ۱۹۳۶ء حاصل کی تھی اسکے بعد آٹھ یوم کی مزید رخصت چاہی - محکمہ فائنانس نے بشمول رخصت اتفاقیہ کل اٹھارہ یوم کی رخصت رعایتی کے استحقاق سے اتفاق کرتے ہوئے سابق رخصت رعایتی کو چھ ماہ نہ گذرنے کی وجہ سے بسبب دفعہ ۱۰ - قواعد رخصت بصورت خاص منظوری سے اتفاق کیا ہے لہذا طے پایا کہ :-

حسب اتفاق فائنانس اٹھارہ یوم کی رخصت رعایتی از ۲۹ دسمبر ۱۹۳۵ء تا ۱۵ جنوری ۱۹۳۶ء بصورت خاص منظور کیجاتی ہے

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں ایک نقل درج گزٹ ہو۔

(دستخط عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر

آرڈران اسٹیٹ کونسل — مورخہ ۱۲ / مارچ ۱۹۳۶ء

اسٹیٹ کونسل کے جلسہ منعقدہ ۱۰ / مارچ ۱۹۳۶ء میں تجویز عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر بابت قائمی آسامی سید آغا ابراہیم پیشکار رجسٹری ساٹھ روپیہ ماہانہ بجائے پچاس روپیہ ماہانہ بوجہ کثرت و اہمیت کار از یکم اپریل ۱۹۳۶ء حسب مشورہ فائنانس پیش ہوکر طے پایا کہ:

سید آغا ابراہیم صاحب پیشکار اجلاس خاص بمشاہرہ وار پچاس روپیہ کی آسامی بوجہ کثرت و اہمیت کار منعقدہ بجائے پچاس روپیہ ماہانہ کے یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے ساٹھ روپیہ ماہانہ کی منظوری کیجاتی ہے۔ یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے ساٹھ روپیہ ماہانہ تنخواہ پائیں گے۔ اگر مادرس ہولڈر کا کام پیشکار مذکور انجام نہ دیں۔ تو آسامی کے دوبارہ پچاس روپیہ ماہانہ پر قائم کئے جانے کے بارہ میں غور کیجائیگا۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں ایک نقل درج گزٹ ہو

(دستخط عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر)

آرڈران اسٹیٹ کونسل — ۱۲ / مارچ ۱۹۳۶ء

بموجب آرڈران کونسل مورخہ ۱۰ / فروری ۱۹۳۶ء منشی جمیل رضا خاں کو جو زمانہ انجام دہی خدمات شوگرکین انسپکٹر مبلغ بیس روپیہ ماہانہ الاؤنس دلائے جانے اور بیس میل سے زائد مسافت پر بجائے دو آنہ فی میل کے تین آنہ فی میل بصورت خاص سفر خرچ کی منظوری ہوچکی ہے لیکن آرڈر مذکور میں سہواً درج ہوا ہے کہ الاؤنس و سفر خرچ اس روز سے دلایا جائیگا جس روز سے انکا تقرر بحیثیت شوگرکین انسپکٹر ہوا ہے

بنابراں تصحیحی آرڈر جاری کیا جاتا ہے کہ:-

منشی جمیل رضا خاں کو بیس روپیہ ماہانہ الاؤنس تو عہدہ مذکور پر تقرر کے روز سے ملیگا لیکن بیس میل سے زائد مسافت پر سفر خرچ بجائے دو آنہ فی میل کے تین آنہ فی میل اسی روز سے ملیگا جس روز سے وہ موٹر سائیکل خرید یںگے

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں ایک نقل درج گزٹ ہو

(دستخط عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر)

آرڈران اسٹیٹ کونسل — ۱۲ / ۳ / ۱۹۳۶ء

اسٹیٹ کونسل کے جلسہ منعقدہ ۱۰ / مارچ ۱۹۳۶ء میں تجویز عالیمرتبت صاحب منسٹر بہادر ایجوکیشن و پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ بابت منظوری تقرر منشی فداء الرحمٰن باشندہ ضلع غیر برآسامی سینیر کلرک منظور شدہ برائے دفتر صاحب موصوف پیش ہوکر واضح ہوا کہ گزٹ میں اعلان پر دو درخواستیں امیدواران کی موصول ہوئیں جن میں سے فداء الرحمٰن میں منجملہ پانچ شرائط کے چار شرائط پائی گئیں۔ صاحب سکرٹری بہادر سروس سلکشن بورڈ نے بھی تصدیق کی ہے کہ شرائط کے مطابق کوئی امیدوار نہیں ہے البتہ چند گریجویٹ ہیں لیکن ان میں سے شارٹ ہینڈ اور ٹائپ کا جاننے والا کوئی نہیں ہے لہذا طے پایا کہ:-

بوجوہ مذکور کونسل کو سینیر کلرک کی آسامی مشاہرہ وار پچاس روپیہ پر فداء الرحمٰن باشندہ ضلع غیر کے تقرر سے اتفاق ہے۔ جسکی منظوری دیجاتی ہے

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ ایک نقل درج گزٹ ہو

(دستخط عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر)

تجاویز اجلاس جوڈیشل کمیٹی ریاست رامپور

صیغہ اپیل قسم دیوانی — نمبر مسل ۱۱/۳۵

گوپی چند عرف گوپی مدعی اپیلانٹ بنام محمد نبی مدعا علیہ ریسپانڈنٹ

اپیل بناراضی تجویز ڈگری عدالت العالیہ ہائی کورٹ مسل ۵۳ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۳۴ء
مشمولہ مسمی دعویٰ کرایہ تعدادی مبلغ تین سو روپیہ و تخلیہ مکان بقبض مدعا علیہ
مالیت ... صیغہ ابتدائی عدالت سول جج مسل ۱۳۳ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۳۴ء

یہ اپیل دوم جن واقعات سے ظہور میں آیا ہے وہ مختصراً حسب ذیل ہیں
گوپی چند مدعی نے عدالت سول جج میں ایک دعویٰ کرایہ مبلغ ... بحساب
مبلغ ... ماہوار منجملہ ابتدائے یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء لغایۃ ۱۰ اگست ۱۹۳۳ء
و تخلیہ مکان برخلاف مدعا علیہ اس بیان سے دائر کیا کہ مدعا علیہ نے
مکان مذکور کو مدعی کے پاس بعوض مبلغ چار سو روپیہ بیع الوفا کر دیا
تھا بعد ازاں مدعی نے مدعا علیہ کو مکان مذکور بکرایہ ... ماہوار
کرایہ پر اٹھا دیا تھا۔ مدعا علیہ کے ذمہ مبلغ تین سو روپیہ کرایہ کے واجب
ہیں اور مدعی مکان مذکور کا تخلیہ چاہتا ہے۔ مدعا علیہ نے اپنی جوابدہی میں
مکان کا رہن کیا جانا اس صورت سے تسلیم کیا کہ مکان مذکور مبلغ
چار سو روپیہ میں رہن کیا گیا تھا اور بقیہ دو سو روپیہ بعد رجسٹری مدعی کو بابت
سود واپس دے دیئے گئے تھے۔ مدعا علیہ نے مبلغ ... وقتاً فوقتاً
اصل میں ادا کر دیئے تھے صرف ... زر رہن درباقی تھے
جس کی بابت مدعا علیہ نے مدعی کو نوٹس دیا کہ یہ رقم مدعا علیہ سے
وصول کر کے رہن کو ختم کر دیا جائے اور دستاویز رہنامہ مدعا علیہ کو واپس
کر دی جائے۔ عدالت سول جج نے معاہدہ کرایہ کو غیر ثابت تجویز کیا اور
زر رہن کے متعلق یہ تجویز کیا کہ مبلغ دو سو روپیہ کی ادائیگی بموجب
بیان مدعا علیہ بعد رجسٹری دستاویز رہنامہ مدعی کو واپس دینا بیان
کئے جاتے ہیں ثابت نہیں ہے البتہ زر رہن و سود میں جو رقم ادا
کی گئی ہے اس کی مجرائی و محسوبی کے بعد مبلغ چار سو روپیہ مدعی کے مدعا علیہ
ذمہ ادا و واجب ہیں تا ادائیگی اس رقم کے مدعی مکان پر دخل
مرتہنانہ پانے کا مستحق ہے اس تجویز کے خلاف عدالت العالیہ ہائیکورٹ
میں ہر دو فریق نے اپیل اول دائر کیا۔ عدالت العالیہ ہائی کورٹ
نے یہ تجویز کیا کہ عدالت ابتدائی کو بعدم ثبوت معاہدہ کرایہ داری
مدعی کو دخل مرتہنانہ کی ڈگری دینے کا اختیار حاصل نہ تھا لہٰذا
دعویٰ مدعی کلیتاً خارج کر دیا۔ لیکن خرچہ ہر دو عدالت فریقین ذمہ
فریقین تجویز کیا۔ اس تجویز کے خلاف مدعی نے کرایہ و تخلیہ مکان کی
ڈگری دلانے کا ادعا کر کے اور مدعا علیہ نے خرچہ نہ دلانے کی بابت ہر دو فریق نے
جوڈیشل کمیٹی میں اپیل دائر کیا ہے۔ جس کو اس اپیل میں طے کرنا ہے
کہ آیا مابین فریقین معاہدہ کرایہ داری کا ہوا ہے یا نہیں اور اگر ہوا تو کس قدر رقم
کرایہ ذمہ مدعا علیہ واجب ہے۔ عدالت سول جج نے یہ تجویز کیا کہ فریقین
کے درمیان کوئی معاہدہ کرایہ کا نہیں ہوا بلکہ جو رقم کرایہ کی بتائی
جاتی ہے وہ حقیقت میں مبلغ چار سو روپیہ کا سود ہے جس کا بین
قرینہ یہ ہے کہ جب تک چار سو روپیہ ذمہ مدعا علیہ قائم رہے اس وقت تک
دو فیصدی کے حساب سے مبلغ بارہ روپیہ ماہوار مدعی کو وصول ہوتے رہے
... ستمبر ۱۹۳۲ء کو ایک سو روپیہ اصل میں وصول ہو گئے اس کے بعد
یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء سے بحساب دس روپیہ ماہوار رقم وصول ہوئی
ظاہر ہے کہ یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء تک مکان میں کوئی کمی نہیں ہوئی پھر
اگر معاہدہ کرایہ تھا تو تعداد کرایہ میں کیوں کمی دو روپیہ کی واقع ہو گئی
حقیقتاً وہ کمی ایک سو روپیہ ادا شدہ کے سود کی ہے کہ ... ماہوار
سود باقی رقم پر جاری رہا عدالت العالیہ ہائی کورٹ نے بھی سول جج
کی تجویز سے اتفاق کیا ہے اور تجویز کیا ہے کہ ابتداً ریاست میں
ناجائز ادائیگی سود کی وجہ سے باہم فریقین اکثر اس قسم کے
معاہدے طے پاتے تھے جیسے کہ اس مقدمہ میں صورت ہے۔

راہن کا قبضہ بدستور جائداد مرہونہ پر قائم رہتا تھا اور معاوضہ سود کو کرایہ کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ بعد نفاذ قانون شہادت و ضابطہ دیوانی ایسے دعاوی کی کامیابی میں قانونی رکاوٹیں پیدا ہوگئیں چنانچہ یہ مقدمہ بھی اسی قسم کا ہے۔ کرایہ داری کسی معتبر اور آزاد شہادت سے ثابت نہیں ہے دعوی بابت کرایہ غیر ثابت ہے فریقین کی شہادت سے ثابت ہے کہ باہم فریقین راہن و مرتہن کے تعلقات وابستہ تھے ایسی حالت میں فریقین کو بہ پابندی آرڈر ۳۴ ضابطہ دیوانی و عادی بیعات بالکفر کی دائر کرکے حساب فہمی کی استدعا کرنا چاہیے تھی ایک غلط دعوے میں راہن و مرتہن کے تعلقات یا معاملات کا فیصلہ کرکے ڈگری مرتب دینا خلاف قانون ہے اور ایسے مقدمہ میں کوئی تصفیہ بہ سود و اصل و تخلیہ مکان یا ڈگری دخل مرتہن کی صادر کیا جاسکتی ہے ہم ہائیکورٹ کی اس تجویز سے بالکل متفق ہیں اس سے قبل بھی بمقدمہ حاجی عبدالغفور بنام حاجی بیگم نمبری [illegible] منفصلہ ۲۵ فروری سنہ ۱۹۳۲ء جوڈیشل کمیٹی سے مسئلہ طے ہو چکا ہے کہ اصل امر متنازعہ متعلق کرایہ داری ہے اور جو قابل تصفیہ ہے جس کو ہر دو عدالت ہائے ماتحت کی متفق تجویز ہے معاہدہ کرایہ داری ثابت نہیں ہے بالکل اتفاق ہے علاوہ بریں اپیل دوم میں عدالت ہائے ماتحت کی اتفاقی تجویز میں مداخلت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اس لئے کہ یہ مداخلت خلاف احکام دفعہ ۱۰۱ و ۱۰۰ ضابطہ دیوانی ہوگی۔

دفعہ ۱۰۱ ضابطہ دیوانی کا یہ منشا ہے کہ کوئی اپیل دوم بجز ان وجوہ کے جو دفعہ ۱۰۰ میں مذکور ہیں کسی اور وجہ کی بنا پر رجوع نہ ہوگا۔

دفعہ ۱۰۰ کے وجوہ حسب ذیل ہیں۔

(الف) یہ کہ تجویز خلاف کسی قانون یا ایسے رواج کے ہے جو بحکم قانون کا رکھتا ہو۔

(ب) یہ کہ تجویز میں کوئی امر مسئلہ امر تنقیح طلب متعلق قانون یا رواج بمنزلہ قانون کے طے نہیں کیا گیا۔

(ج) یہ کہ کوئی اہم غلطی یا سقم ضابطہ محکومہ ضابطہ دیوانی یا دیگر قانون نافذ الوقت میں واقع ہوا ہو جس کے سبب سے ممکن ہے کہ مقدمہ کی روئیداد یا تجویز میں کوئی غلطی یا سقم پیدا ہوگیا ہو۔

ضابطہ دیوانی کے ان احکام کے خلاف ہم عدالت ہائے ماتحت کی اتفاقی تجویز میں کوئی مداخلت نہیں کرنا چاہتے۔ ہر دو عدالت ہائے ماتحت نے یہ واقعہ تجویز کردیا ہے کہ ما بین فریقین کوئی معاہدہ کرایہ کا نہیں ہوا۔ جو کچھ ادائیگی ہوئی ہے وہ اصل و سود میں ہوئی ہے جاری رہنے میں راہن و مرتہن کے تعلقات و زر رہن و سود کے وصول و باقی کے متعلق جو اظہار رائے کسی عدالت نے کیا ہے وہ بر تعلق تجویز معاہدہ کرایہ داری شمار کیا جائے گا کہ بہ تعلق تجویز بیعات بالکفر ہے۔ اگر قانوناً ایسا کوئی دعوی آئندہ دائر ہو تو ہم ہائیکورٹ کی تجویز کو بحال رکھتے ہوئے مدعی اپیلانٹ کے اپیل کو خارج کرتے ہیں مدعاعلیہ نے جو خرچہ کے متعلق اپیل دائر کیا اس کے متعلق ہائیکورٹ نے یہ تجویز کیا ہے کہ "واقعات مقدمہ کے لحاظ سے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خرچہ ہر دو عدالت فریقین اپنا اپنا برداشت کریں"۔ دفعہ ۳۵ ضمن (۱) ضابطہ دیوانی میں خرچہ دلانے کے متعلق کہ کس فریق سے اور کس جائداد سے دلایا جائے عدالتوں کو کامل اختیار تمیزی دیا گیا ہے لیکن اسی دفعہ کے ضمن (۲) خرچہ نہ دلانے کے متعلق یہ حکم ہے کہ عدالت وجوہ تحریر کرے گی کہ کیوں خرچہ نہیں دلایا جاتا ہائیکورٹ نے مدعاعلیہ کو خرچہ نہ دلانے کی کوئی وجوہ تحریر نہیں کئے صرف مجملاً یہ تحریر کیا ہے کہ واقعات مقدمہ کے لحاظ سے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہر فریق اپنا اپنا خرچہ برداشت کرے۔ ہائیکورٹ کی اس تجویز سے ہم متفق نہیں ہیں۔ اگر کوئی فریق مقدمہ میں بالکل کامیاب ہوتا ہے تو وہ خرچہ پانے کا مستحق ہے

18 B 474, 14 C 147, 27 M 341, 26 C 133, 31 C 686

ان مد نظر میں یہ طے ہوا ہے اگر کوئی فریق مقدمہ میں کامیاب ہو تو عدالت کو اسکا خرچہ دلانا چاہیے اب یہ دیکھنا اس امر کی جانچ کرنا ہے کہ کیا وجوہ ہو سکتے ہیں جنکی بنا پر اسکو خرچہ سے محروم کیا جائے ہم عدالت نے انکی اس جوابدہی کو قبول کیا ہے کہ مابین فریقین معاملہ کرایہ داری کا نہیں ہوا اور کوئی کرایہ اس کے ذمہ واجب نہیں ہے البتہ مبلغ دو سو روپیہ کے عذر کی بابت کہ بعد رجسٹری رہنامہ مدعی کو واپس کر دیے گئے تھے عدالت نے یقین نہیں کیا۔ لیکن یہ جزو پلیڈنگس کا مقدمہ ہذا سے متعلق نہیں ہے اس لئے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ ادائیگی بابت سود اور زر رہن اس مقدمہ میں قابل تصفیہ نہیں ہے اگر یہ مقدمہ بیعات یا فک رہن کا ہوتا اور مدعا علیہ کی جوابدہی نسبت ادائے گی مبلغ دو سو روپیہ مسترد ہوتی تو اسوقت عدالت خواہ بقید کامیابی خرچہ دلاتی یا نہ دلاتی لیکن اس مقدمہ میں وہ اپنی کل جوابدہی کے مطابق ہر عدالت سے کامیاب ہوتا ہے اور یہ ثابت ہو گیا ہے کہ مدعی نے یہ بالکل غلط دعوے مدعا علیہ پر کیا ہے ایسی صورت میں یہ امر خلاف انصاف ہے کہ کوئی فریق جبکہ خلاف قانون و انصاف مقدمہ بازی کی کشاکش میں مبتلا کیا جاوے تو بصورت کامیابی اسکو خرچہ بھی نہ دلایا جاوے ہماری رائے میں واقعات مقدمہ کے لحاظ سے مدعا علیہ کل عدالتوں کا خرچہ پانیکا مستحق ہے لہذا ہم ہائی کورٹ کی خرچہ کی تجویز کو منسوخ کرتے ہوئے حکم دیتے ہیں کہ مدعا علیہ اجلاس ہذا اور ہر دو عدالت ہائے ماتحت کا خرچہ مدعی سے پائیگا ایک نقل اس تجویز کی مثل اپیل نمبر [illegible] میں شامل کی جاوے اور ڈگری جوڈیشل کمیٹی اس طرح مرتب کیا جاوے کہ اس میں صراحت ہر دو عدالتہائے ماتحت کے خرچہ کی بھی ہو جاوے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

اپیل مدعی اپیلانٹ کلیۃً خارج ہو اور اپیل مدعا علیہ اپیلانٹ نسبت خرچہ اس طرح منظور ہو کہ اس کو خرچہ ہر سہ عدالت مدعی سے دلایا جاوے واقع ۱۴ مارچ ۱۹۳۶ء

دستخط عالیجناب صاحب پریسیڈنٹ بہادر جوڈیشل کمیٹی

دستخط عالیجناب [illegible] ممبر بہادر جوڈیشل کمیٹی

مثل نمبر [illegible] اپیل دوم صیغہ دیوانی

منشی [illegible] ولد لالہ گنپتی لال - و لچھمی نرائن پسر منشی جگن لال [illegible] اپیلانٹیان بنام منی لال ولد نند [illegible] مدعا علیہ رسپانڈنٹ۔ اپیل دوم [illegible] تجویز و ڈگری عدالت العالیہ ہائیکورٹ [illegible] مورخہ [illegible] مارچ ۱۹۳۶ء

یہ اپیل دوم عدالت العالیہ ہائیکورٹ کی تجویز اپیل اول کے خلاف اجلاس ہذا میں دائر کیا گیا ہے مابین مدعیان اپیلانٹان اور مدعا علیہ رسپانڈنٹ یہ نزاع ہے کہ فریقین کے مکانات کے درمیان ایک دیوار ہے جسکو مدعیان اپنی دیوار بتاتے ہیں اس دیوار پر مدعا علیہ رسپانڈنٹ نے ایک گز بلندی دیوار تعمیر کرلی ہے اور اپنے مکان میں ایک سائبان تعمیر کیا ہے جسکی کڑیاں اور ترکیں اس دیوار میں سوراخ کرکے رکھ لی ہیں - دعوی انہدام تعمیر دیوار و علیحدگی کڑیاں و ترکین سائبان مذکور اور مبلغ سو روپیہ ہرجہ کا عدالت سول جج میں دائر کیا گیا تھا۔ عدالت ابتدائی نے دیوار مملوکہ مدعیان قرار دی لیکن منجملہ کل دیوار کے جب [illegible] آراضی پر مدعا علیہ رسپانڈنٹ کا قدیم تصرف قرار دیتے ہوئے بقیہ دیوار سے کڑیاں و ترکوں کے علیحدہ کر دینے اور دیگر تصرفات کرنے سے ممنوع قرار دینے کی ڈگری صادر کی اور [illegible] کے ہرجہ کی ڈگری مدعیان کو دی عدالت العالیہ نے تجویز عدالت ابتدائی کو بحال رکھا لیکن رقم ہرجہ کی ڈگری کو منسوخ کر دیا - اس تجویز کے خلاف مدعیان اپیلانٹان نے اس عدالت میں اپیل دوم دائر کیا ہے وکیل مدعیان نے چار روز [illegible] بحث کی ہے لیکن سوائے واقعات کے کوئی امر قانونی پیش نہیں کیا جسکی بنا - پر ہم عدالت اپیل اول کی تجویز میں مداخلت کر سکیں

اس مقدمہ میں صرف دو امور قابل تصفیہ تھے (۱) آیا دیوار نزاعی میں مدعاعلیہ رسپانڈنٹ کو کوئی حق تصرف حاصل ہے یا نہیں (۲) آیا مدعاعلیہ کے جدید تصرفات سے مدعیان کا کوئی ہرجہ ہوا یا نہیں۔ ہر دو عدالت نے موقع کا معائنہ کیا ہے اور دونوں عدالتوں کی متفقہ تجویز یہ ہے کہ مدعاعلیہ رسپانڈنٹ کو صرف [illegible] درمیانی دیوار پر حق تصرف حاصل ہے بقیہ پر نہیں۔ یہ امر واقعاتی ہے جسمیں دونوں عدالتوں کی ایک ہی تجویز ہے البتہ ہرجہ کی بابت عدالت العالیہ ہائیکورٹ نے عدالت ابتدائی سے یہ اختلاف کیا ہے کہ ہرجہ کچھ نہیں ہوا اور ڈگری ہرجہ منسوخ کردی ہے یہ امر بھی واقعاتی ہے عدالت العالیہ ہائیکورٹ کی اس تجویز کے خلاف ہم کچھ تجویز نہیں کرسکتے ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۱۰۰ کی رو سے اپیل دوئم صرف دفعہ ۱۰۰ کے وجوہ کی بنا پر دائر کیا جاسکتا ہے وجوہ حسب ذیل ہیں

(الف) یہ کہ تجویز خلاف کسی قانون یا ایسے رواج کے ہو جو حکم قانون کا رکھتا ہو

(ب) یہ کہ تجویز میں کوئی ضروری امر تنقیح طلب متعلق قانون یا رواج بمنزلہ قانون کے طے نہیں کیا گیا ہو

(ج) یہ کہ کوئی اہم غلطی یا سقم ضابطہ محکومہ ضابطہ دیوانی یا دیگر قانون نافذ الوقت میں واقع ہوا ہو جس کے سبب سے ممکن ہے کہ مقدمہ کی روئداد ی تجویز میں کوئی غلطی یا سقم پیدا ہو گیا ہو۔

فاضل وکیل مدعیان اپیلانٹان نے منجملہ وجوہ مندرجہ بالا کوئی وجہ ایسی ظاہر نہیں کی جس کی بنا پر ہم عدالت ہائے ماتحت کی تجویز میں مداخلت کرسکیں ہماری رائے میں تجویز عدالت العالیہ ہائیکورٹ بالکل صحیح ہے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

اپیل ہذا خارج ہو اور خرچہ غالب بذمہ مغلوب عائد ہو۔ ۱۳ مارچ ۱۹۳۶ء

دستخط عالیجناب [illegible] پریسیڈنٹ جوڈیشل کمیٹی

دستخط عالیجناب [illegible] صاحب ممبر جوڈیشل کمیٹی

مثل نمبر ۔ داد رسی فوجداری

برجبہاری وکلا ملزمان سائلان بنام سرکار بذریعہ رام موتی جرم دفعہ ۳۶۶ و ۳۷۶

درخواست داد رسی بر اجلاس جوڈیشل کمیٹی بناراضی تجویز عدالت العالیہ ہائیکورٹ ۹۹/۳ مورخہ ۲۳ [illegible] ۱۹۳۶ء بجرم دفعہ ۳۶۶

برجبہاری وکلا ملزمان زیر دفعہ ۳۶۶ نے ہائیکورٹ کی تجویز کے خلاف اس اجلاس میں داد رسی دائر کی ہے اور اپنی درخواست میں قانونی و واقعاتی عذرات تحریر کئے تھے جو بادی النظر میں اس نوعیت کے تھے کہ کوئی بنا پر سارٹیفکیٹ سماعت عطا کرنا قرین انصاف تھا تاکہ بواجہ پیروکار سرکار اور وکیل ملزمان ان کی سماعت کیجاسکے ثبوت کیطرف سے یہ واقعہ بتایا جاتا ہے کہ ملزمان اور رام موتی مستغیثہ موضع [illegible] پرگنہ تھانہ کیمری کے رہنے والے ہیں ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو پہر بھر دن آگئے ملزمان مستغیثہ کے گھر گئے اور اسکی ماں سے کہا کہ رام پرشاد کالستہ کی بہو اکیلی ہے تم نے رام موتی کو سونے کے لئے بلایا ہے رام موتی کی ماں نے رام موتی کو ملزمان کیساتھ کردیا جب ملزمان رام پرشاد کے گھر پہنچے تو انہوں نے رام موتی کو زبردستی ڈالدیا اور اس کے ساتھ زنا بالجبر کیا مستغیثہ کی فریاد پر گواہان آگئے اور ملزمان بھاگ گئے ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو بوقت ۵ بجے شام مستغیثہ نے بہمراہ اپنی ماں کے تھانہ کیمری میں رپٹ درج کرائی اور ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو مستغیثہ کا ڈاکٹر نے معائنہ کیا۔ پولیس نے ملزمان کا زیر دفعات ۳۶۶ و ۳۷۶ تعزیرات چالان کردیا عدالت سیشن سے ملزمان بجرم دفعہ ۳۶۶ دو دو سال اور بجرم دفعہ ۳۷۶ دو دو سال اس طرح ہر ملزم چار سال کیلئے سزایاب ہوا ہائیکورٹ نے اپیل میں دو سال کی سزا بجرم دفعہ ۳۷۶ بحال رکھی اور بجرم دفعہ ۳۶۶ دو سال کی سزا منسوخ کردی۔ ہائیکورٹ کی تجویز کی ناراضی سے اس عدالت میں یہ داد رسی دائر کی گئی ہے فاضل کونسل ملزمان نے جن عذرات کی بنا پر ہائیکورٹ کی تجویز پر حملہ کیا ہے وہ حسب ذیل ہیں اور نمبروار ذیل میں تبصرہ کیا جاتا ہے۔

(۱) فاضل کونسل ملزمان کا یہ اعتراض ہے کہ عدالت اپیل نے حسب دفعہ ۴۲۸ و ۵۴۰ ضابطہ فوجداری سندر لال و افسر تفتیش کنندہ کی مزید شہادت قلمبند کی ہے اور ملزمان کے خلاف ایسی شہادت پر استدلال کیا ہے تجویز کے دیکھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت اپیل اول کو یہ شبہ پیدا ہوا کہ سندر لال جو مستغیثہ کا بھائی ہے شب وقوعہ مستغیثہ کے گھر میں تھا یا نہیں اس کا بیان ثبوت کیجانب سے کیوں نہیں کرایا گیا۔ اور تفتیش کنندہ کے بیان میں یہ صاف نہیں کیا گیا کہ گواہان کے بیانات دوران تفتیش سے کتنے دنوں بعد قلمبند کئے گئے اور اگر کسی گواہ کا بیان دیر سے قلمبند کیا گیا تو اسکی کیا وجہ ہوئی ان امور کے صاف کرنے کی وجہ سے ہر دو بیانات ہائی کورٹ نے دوران سماعت اپیل قلمبند کئے اور اپنے شبہات کو رفع کیا ان بیانات کے دیکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ ثبوت میں کسیطرح کا سقم پیدا نہیں ہوتا سندر لال اپنے آپ کو مستغیثہ کا خالہ زاد بھائی بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ مستغیثہ کے گھر میں نہیں رہتا ہے اور نہ شب وقوعہ وہ گھر میں تھا اسی وجہ سے اسکا بیان ثبوت کیجانب سے نہیں کرایا گیا افسر تفتیش کنندہ کا بیان ہے کہ اس نے مسماۃ رام پیاری کا بیان ۳۰ اکتوبر کو اور منا دھوبی کا بیان ۳ نومبر کو لیا تھا دیر سے بیانات قلمبند کرنے کی یہ وجہ ظاہر کی ہے کہ ملزمان کے پیروکاران نے ان گواہان کو ہٹا دیا تھا ہماری رائے میں وجہ تاخیر بعید از قیاس نہیں اس لئے کہ مسماۃ رام پیاری ملزمان کی ہم برادری ہے اور منا دھوبی ٹھاکران کا دھوبی ہے یہ دونوں گواہ ملزمان کے زیر اثر ہو سکتے ہیں ہائی کورٹ نے اپنی تجاویز میں یہ ظاہر کیا ہے کہ مدعیہ اور گواہان ثبوت کی تکذیب کی ہر امکانی کوشش رام پیاری نے کی ہے تاکہ ملزمان کو جسقدر بھی نفع مل سکے بہتر ہے ایسی صورت میں یہ ثابت ہے کہ ثبوت کو ایسے گواہ کے سنانے سے کوئی فائدہ کی امید نہیں ہو سکتی لیکن چونکہ اسی کے گھر کا وقوعہ ہے اور اسکا مقدمہ سے خاص تعلق ہے اس بنا پر اسکا پیش کرنا ضروری تھا رام پیاری کا اپنے بیان کے خراب کرنے کے باوجود ثبوت کو انکے بیان سے کافی مدد ملتی ہے۔ اور یہ امداد شہادت دیگر گواہان وقوعہ جرم کافی طور پر ثابت ہوجاتا ہے

وکیل اپیلانٹان نے ایک بحث یہ کی ہے کہ ہائیکورٹ کا تحت دفعہ ۵۴۰ و ۴۲۸ ضابطہ فوجداری سندر لال اور تفتیش کنندہ کے بیانات کا قلمبند کرکے ملزمان کے خلاف نتیجہ اخذ کرنا خلاف قانون و انصاف ہے ہم فاضل کونسل کی اس بحث سے متفق نہیں ہیں۔ دفعات مذکورہ میں کوئی قید اس امر کی عائد نہیں کیگئی ہے کہ جسکی رو سے نتیجہ خلاف یا مفید ملزمان نہ نکالا جا سکے۔ حالانکہ ہائیکورٹ نے بخیال انکشاف صحیح واقعات و بہ امید نفع رسانی ملزمان ان ہر دو گواہان کے بیانات قلمبند کئے ہیں وکیل ملزمان موجود تھے۔ انہیں جرح کا حق حاصل تھا لیکن بدقسمتی سے انکے بیانات سے ملزمان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکا اندریں صورت ہماری رائے میں عدالت العالیہ نے جو نتیجہ ان گواہان کی شہادت سے اخذ کیا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔

فاضل وکیل ملزمان نے مسماۃ رام موری مستغیثہ کے خون آلود کپڑوں کے نہ پیش کرنے کی بابت بھی اعتراض کیا ہے کہ ثبوت میں پیش ہونا چاہیئے تھے ہائی کورٹ نے بھی اس کے متعلق یہ اظہار رائے کیا ہے کہ "وہ کپڑے جو مدعیہ یا ملزم بروقت ارتکاب جرم پہنے ہوئے ہوں ہر صورت میں معائنہ طبی کے لئے بھیجا جانا ضروری اور مناسب ہے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ دھبہ خون یا منی و جراثیم جن کا آنکھ سے نظر آنا مشکل ہے کیمیاوی امتحان سے موجود پائے جائیں" ہمکو بھی اس رائے سے بالکل اتفاق ہے لیکن اس مقدمہ میں بامر ڈاکٹری شہادت سے بالکل ثابت ہوگیا ہے کہ مستغیثہ کے ساتھ زنا بالجبر کیا گیا۔ ایسی صورت میں کپڑوں کے نہ پیش کرنے کی وجہ سے جرم کی تکذیب نہیں ہوتی۔ البتہ اگر کپڑے پیش کئے جاتے اور ان پر منی یا خون کے جراثیم پائے جاتے تو مزید تائید ہوجاتی

فاضل وکیل ملزمان کے یہ اعتراضات کہ ڈاکٹری شہادت سے یہ ثابت ہے کہ مستغیثہ کا معائنہ تیسرے روز ہوا اور بیان

ڈاکٹر یہ ہے کہ پردہ بکارت چار روز کا شق شدہ تھا سنّی امر ہے کہ وقوعہ بجائے ۱۰ اکتوبر کے ۹ اکتوبر کو ہوا نیز یہ کہ ڈاکٹری شہادت سے ثابت ہے کہ منی کے جراثیم کا فرج میں چار روز تک پایا جانا لازم ہے اور مستغیثہ کی فرج میں ڈاکٹری شہادت سے جراثیم پائے نہیں گئے اول الذکر اعتراض کے متعلق شہادت دیکھنے سے پتا چلتا ہے کہ ڈاکٹر نے "تقریباً چار روز" کے الفاظ استعمال کئے ہیں اس لئے ایک روز کا فرق قابل توجہ نہیں ہے دوسرے اعتراض کے متعلق ہماری رائے یہ ہے کہ تعزیرات رامپور میں زنا بالجبر کی تعریف میں صرف عضو تناسل کا فرج میں داخل ہونا کافی ہے اخراج منی اور جراثیم کا پایا جانا ضروری نہیں ہے جبکہ ڈاکٹر کی شہادت سے ارتکاب زنا بالجبر ثابت ہے تو منی کے پائے جانے یا نہ پائے جانے سے جرم میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

فاضل وکیل ملزمان نے رپٹ کے دیر سے کئے جانے پر اعتراض کیا ہے وقوعہ ۹ و ۱۰ اکتوبر کی درمیانی شب کا ہے اور رپٹ ۱۰ اکتوبر کو بوقت ۵ بجے شام ہوئی ہے رپٹ کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جائے وقوعہ پولیس اسٹیشن سے ۵ میل ہے اسقدر فاصلہ کو دیکھتے ہوئے اور مستغیثہ خود مجروح تھی اور اسکی ماں جو دونوں عورتیں ہیں اسقدر فاصلہ کو انکا اتنے عرصہ میں طے کرنا ناقابل قیاس نہیں ہے اسلئے ہماری رائے میں اس قدر دیر قابل لحاظ نہیں ہے

فاضل وکیل ملزمان نے سزا کے متعلق یہ بحث کی ہے کہ ملزمان کی نو عمری کو خیال کرتے ہوئے اور نیز نوعیت مقدمہ پر لحاظ کرتے ہوئے ملزمان سزا میں رعایت کے مستحق ہیں۔ لیکن ہماری رائے میں جو سزا عدالت العالیہ ماتحت نے تجویز کی ہے وہ خود نرم ہے ہم ملزمان کو کسی مزید رعایت کا مستحق نہیں سمجھتے

لہذا حکم ہوا کہ

دادرسی نامنظور ہو کر تجویز عدالت العالیہ ماتحت بحال رہے

دستخط عالیجناب صاحب پریسیڈنٹ بہادر جوڈیشل کمیٹی

دستخط عالیجناب ممبر صاحب جوڈیشل کمیٹی